سوال

(127) کیا نماز اشراق یا نماز چاشت بدعت ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز اشراق یا نماز چاشت کی کیا حیثیت ہے ؟ کچھ صحابہ کرام نے اسے بدعت قرار دیا ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز چاشت وہ نماز ہے جو طلوع آفتاب کے بعد ادا کی جاتی ہے اسے نماز اشراق اور صلوة اوابین بھی کہا جاتا ہے یہ نماز شرعاً مشروع ہے اور بڑی اہمیت کی حامل ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت کی تھی پہلی یہ کہ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا، دوسری چاشت کی دو رکعت ادا کرنا اور تیسری یہ کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا۔ [1]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اہمیت کو بایں طور پر اجاگر فرمایا، آپ فرماتے ہیں تم میں سے ہر ایک کے لیے صبح صبح تمام جوڑوں کا صدقہ ادا کرنا ضروری ہے، ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے، ان تمام صدقات سے نماز چاشت کی دو رکعت کفایت کر جاتی ہیں۔ [2]

یہ تمام احادیث صلوة چاشت کی مشروعیت کی واضح دلیل ہیں، اس لیے اسے بدعت قرار دینا صحیح نہیں ہے، البتہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اسے بدعت کہا تھا، ممکن ہے کہ انہیں مشروعیت کی احادیث نہ پہنچی ہوں یا وہ لوگ کسی خاص حیثیت پر ادا کرتے ہوں جسے دیکھ کر آپ نے اسے بدعت قرار دیا ہے، بہر حال نماز چاشت اور اشراق مشروع ہے اور ایک مستحب عمل ہے، ہمیں کوشش کر کے اس کا اہتمام کرنا چاہیے، اس کی کم از کم دو رکعت ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت پڑھنا ثابت ہے، جیسا کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں ادا کی تھیں۔ [3]

---

[1] صحیح بخاری، الصوم : ۱۹۸۱۔

[2] صحیح مسلم، صلوۃ المسافرین : ۷۲۰۔

[3] صحیح بخاری، الصلوۃ : ۳۵۷۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد:3، صفحہ نمبر:133

محدث فتویٰ